وفیات

از: مولانا محمداللہ قاسمی
شعبۂ انٹرنیٹ دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری کا سانحۂ ارتحال

۲۰؍مئی ۲۰۱۷ء کی صبح دارالعلوم دیوبند کے مایۂ ناز استاذ حدیث اور سابق ناظم تعلیمات حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری انتقال فرماگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون!

حضرت کے انتقال کی خبر سے رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ دارالعلوم میں ملک وبیرون ملک سے حضرت کی وفات پر تعزیت کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد نماز ظہر تقریباً ساڑھے تین بجے احاطۂ مولسری میں حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصورپوری کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور قاسمی قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ نزدیک ودور سے ایک بڑی تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اوران کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

حضرت مولانا کے انتقال پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے دارالعلوم اور ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ مہتمم صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا کے انتقال سے دارالعلوم دیوبند اپنے ایک عظیم سپوت، مقبول محدث اور معاملہ فہم مشیر سے محروم ہوگیا۔ اس موقع پر مہتمم دارالعلوم، نائب مہتمم حضرت مولانا عبدالخالق مدراسی وغیرہ اساتذہ وکارکنانِ دارالعلوم نے حضرت مولانا مرحوم کے اہلِ خانہ کو تعزیت پیش کی اور دارالعلوم میں مولانا کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری ایک جید عالم دین، نکتہ رس محدث، باصلاحیت

استاذ، بے مثال ادیب وشاعر اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔تقویٰ ودیانت داری، رافت ورحمت، ذکاوت وذہانت، اصابتِ رائے ومعاملہ فہمی اورحسنِ اخلاق وتواضع آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔

۹/مارچ ۱۹۴۰ء کوعلی گڈھ میں پیدا ہوئے۔آپ کا آبائی وطن موضع حبیب والا ضلع بجنور ہے۔ابتدائی تعلیم مکمل کرکے اپنے پھوپھا مولانا سلطان الحق بجنوری (سابق ناظم کتب خانہ دارالعلوم دیوبند) کے ہم راہ ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم دیوبند آئے اور داخلہ لیا۔ ۱۹۵۸ء میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔فراغت کے بعد بھی حضرت مولانا فخر الدین مرادآبادیؒ صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند کے دامنِ علم سے وابستہ ہوکر برسوں استفادہ کرتے رہے اوراپنے استاذ محترم کے درس بخاری کی تقریروں کومرتب کرکے ایضاح البخاری کے نام سے شائع کرنا شروع کیا۔

۱۳۹۱ھ/۱۹۷۲ء میں دارالعلوم دیوبند میں مدرس مقرر ہوئے۔ کچھ برسوں تک تدریس کے ساتھ ساتھ ماہنامہ دارالعلوم کی ادارت کی ذمہ داری بھی انجام دی۔ ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء میں مجلس شوریٰ نے آپ کومجلس تعلیمی کا ناظم مقرر کیا۔ ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء میں آپ کوشیخ الہند اکیڈمی کا ناظم اعلیٰ (ڈائرکٹر) مقرر کیا گیا۔ دارالعلوم میں آپ کا دورِ نظامت بہت مثالی تھا۔ نازک حالات میں دارالعلوم کے تعلیمی نظام کوسنبھالا دینا اوراسے ترقی کی بلندیوں پر پہنچانا آپ کا تاریخی کارنامہ ہے۔ آپ کا درس بہت مربوط، عام فہم، سبک رفتار اور مقبول ہوتا تھا۔مشکوٰۃ، ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ کتابیں آپ کے زیر درس رہی ہیں۔

''ایضاح البخاری'' آپ کے اعلیٰ علمی وادبی ذوق کا شاہ کار ہے اوراردو کی شروحِ بخاری میں ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔آپ کی ایک دوسری اہم تصنیف ''شوریٰ کی شرعی حیثیت'' ہے۔علم وعمل میں بلند مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ شعروادب میں اعلیٰ ذوق کے حامل ہیں جس کا زندہ ثبوت دارالعلوم دیوبند کا شہرۂ آفاق ''ترانہ'' ہے جوایک لازوال ادبی شہ پارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔آپ کا مجموعۂ کلام ''نغمۂ سحر'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اسی طرح اصول فقہ کے موضوع پر حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی کے ساتھ مشترکہ طور پر ''تسہیل الاصول'' لکھی جو دارالعلوم میں سال چہارم میں داخلِ درس ہے۔اسی طرح ''مقدمۂ تفہیم القرآن کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' مکتبہ دارالعلوم سے شائع ہوچکی ہے۔اخیر زمانے میں ''کشاف اصطلاحات الفنون'' پر تحقیقی کام بھی کیا جو پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور عن قریب شائع ہونے والا ہے۔

قاری سیّد فخرالدین صاحب ناظمِ شعبۂ تنظیم وترقی کا انتقالِ پُر ملال

قبل ازیں ۱۵؍مئی ۲۰۱۷ء کی رات شعبۂ تنظیم وترقی دارالعلوم دیوبند کے ناظم قاری سیّد فخرالدین صاحب کامختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون! قاری صاحب مرحوم کی عمر تہتر (۷۳) برس تھی۔

قاری سیدفخرالدین صاحب اجراڑہ ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے۔آپ دارالعلوم دیوبند کے ایک قدیم کارکن تھےاور۱۹۸۲ء میں شعبۂ تنظیم وترقی کے نائب ناظم کے طور پران کاتقرر عمل میں آیا تھااور پھر۱۹۸۵ء میں ترقی کرتے ہوئے ناظمِ شعبہ بنائے گئے۔اس وقت سے اس اہم عہدہ پر نہایت محنت ولگن اور فعالیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔تنظیم وترقی دارالعلوم دیوبند کا اہم شعبہ ہے جو ادارہ کے مالیات اور غلہ جات وغیرہ کی فراہمی کے لیے متحرک رہتا ہے۔قاری صاحب بہت متواضع، بااخلاق اور فعّال شخصیت کے مالک تھے۔

۱۶؍مئی کو ساڑھے گیارہ بجے دوپہر احاطۂ مولسری میں حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور قاسمی قبرستان میں سپرد ِخاک کیا گیا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اوران کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین!

❀ ❀ ❀